ہو گیا۔ مرحوم دار العلوم دیوبند کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ یوں پڑھانے کو تو سب ہی کچھ پڑھا سکتے تھے لیکن ہیئت اُن کا خاص فن تھا۔ ہنسی ہنسی میں اس فن کے اہم نکات بیان کر جاتے تھے بہ ظاہر بڑے بھولے بھالے اور سیدھے لیکن درحقیقت نہایت ذی فہم اور بڑی سوجھ بوجھ کے انسان تھے۔ درس کے شغل کے ساتھ تھوڑا بہت کوئی نہ کوئی تجارتی کاروبار بھی کرتے رہتے تھے ہم لوگوں کے ساتھ خصوصیت کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ حضرت الاستاذ مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص خادم تھے۔ دیرینہ تعلق وصحبت نے خادم ومخدوم میں بے تکلفی کی شان پیدا کر دی تھی۔ اور مرحوم حضرت الاستاذ کے تمام اعزا واقربا اور تلامذۂ خاص کو اور یہ سب لوگ مرحوم کو اپنا عزیز سمجھتے اور اُن کے ساتھ ایسا ہی معاملہ رکھتے تھے۔ انھیں دیکھ کر بے ساختہ حضرت الاستاذ یاد آجاتے تھے اور کوئی موضوعِ گفتگو ہو ہر پھر کے حضرت الاستاذ کا ذکر آہی جاتا تھا حق تعالیٰ رحمت ومغفرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دار العلوم دیوبند کے دفتر اہتمام کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ۵۸ء کے آخر میں دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ دستار بندی ہونا قرار پا چکا ہے جس میں مدرسہ کی یک صد سالہ دینی اور علمی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا جلسہ کے انتظامات ابھی سے شروع ہو گئے ہیں۔ ایک مستقل دفتر اسی غرض کے لئے قائم کر دیا گیا ہے۔ جو حضرات دار العلوم سے سندِ فراغ حاصل کر چکے ہیں وہ خود اور اُن کے قرب میں جو اور دیوبند کے فاضل ہوں اُن کے حالیہ پتے مع سنہ فراغ کے دفتر اہتمام کو بھیج دیں اور حتی الوسع اس میں جلدی کریں اس میں شک نہیں کہ یہ جلسہ پورے عالم اسلام میں اپنی ایک خاص نوعیت کا جلسہ ہوگا علما۔ مشائخ اور اربابِ شریعت وطریقت کا اتنا بڑا اجتماع مشکل سے ہی کہیں دیکھنے میں آسکتا ہے اور اس بنا پر دینی اور مذہبی اعتبار سے اس کے اثرات ونتائج بہت گہرے۔ دور رس اور دیرپا ہوں گے عام مسلمانوں کو عموماً اور منتسبین دار العلوم کو خصوصاً چاہئیے کہ اس جلسہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں مدرسہ کے ذمہ دار حضرات کے ساتھ مکمل تعاون واشتراک کریں۔